بزرگوں کا کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے (جنید بغدادی)

ملفوظاتِ مشائخِ مارہرہ

(مع اضافہ)

خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف

مبلغِ اسلام جانشین خلیل العلماء والاولیاء محامد العلماء والمشائخ فخرِ رضویت

از: ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

بہ تعاون: مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ ○ شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں ○ حیدر آباد

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ○ لاہور

ملفوظاتِ مشائخِ مارہرہ

از: ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ○ لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email : zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com

Design by: Qazi Graphics Lahore Pakistan.

بزرگوں کا کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ (جنید بغدادی)

ملفوظات مشائخ مارہرہ

(مع اضافہ)

از:

مبلغ اسلام، جانشین خلیل العلماء والاولیائ،
محامد العلماء و المشائخ ، فخر رضویت ،

ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہٗ

مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد، خلیفہ مجاز خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ، انڈیا

ناشر: زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ، لاہور
بہ تعاون: مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، شارع مفتی محمد خلیل خاں، حیدرآباد

Butt

نام کتاب: ملفوظات مشائخ مارہرہ
عنوان: مشائخ سلسلہ قادریہ برکاتیہ کے اقوال زریں
مرتب: ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہٗ،
کتابت خوانی: پیرزادہ علامہ محمد جواد رضا برکاتی الشامی
طبع باراول: مارچ ۱۹۸۷ء
طبع بارسوم مع اضافہ: ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ/ جنوری ۲۰۱۷ء
محرک: الحاج محمد عمر قادری برکاتی علیہ الرحمہ
مؤید: احباب سلسلہ برکاتیہ
فرمائش: محترمہ اُم حسان برکاتیہ
کمپوزنگ: برکاتی کمپوزنگ، حیدرآباد
زیراہتمام: نجابت علی تارڑ
ناشر: زاویہ پبلیشرز لاہور
بہ تعاون: مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، دارالعلوم احسن البرکات،
شارع مفتی محمد خلیل خاں، حیدرآباد
+92-22-2780547,+92-312-2780547

پرہیزگاری تھی ورنہ ظاہر شریعت میں اس میں کوئی ممانعت نہ تھی۔

فضائل:

القصہ آپ کے مناقب وفضائل بے حد و بیشمار ہیں۔جس کا بیان کرنا اور لکھنا غایت درجہ دشوار ہے۔اس کا قدرے بیان جامع الاصول کی عبارت میں یہ ہے کہ،'' آپ زبردست عالم، زاہد، متقی و متورع اور علوم شرعیہ کے امام تھے۔اگر آپ کے فضائل و مناقب کی شرح و بسط کی جانب آؤں، کثیر کتابیں تصنیف میں لاؤں، تو سخن دراز، اور مدعا ناتمام رہ جائے، ہاں آپ کی جانب کچھ وہ باتیں منسوب ہیں کہ آپ کی قدر و جلالت شان اس سے منزہ و بری ہے''۔

فقہ حنفی:

ان الزامات سے برأت پر ایک ہی دلیل کیا کم ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ذکر جمیل کو تمام مخلوق میں اور آپ کے علم کو تمام روئے زمین پر پھیلا دیا ہے اور بکثرت مخلوق آپ کے فقہ اور آپ کے مذہب کی جانب راجع اور مقلد ہے۔تو اگر آپ کی ذات شریف پر خداوند قدوس کا کرم خاص اور ان سے رضائے مخصوص ولطف نہ ہوتا تو اہل اسلام کے نصف بلکہ اس زائد حصہ کو ان کے مذہب کی تقلید اور ان کے قول اور رائے پر عمل کرنے کیلئے جمع نہ فرماتا۔ایک یہی بات آپ کے مذہب وعقائد کی صحت وسلامتی پر دلیل ہے''۔انتہی۔

شیخ عالم عارف خواجہ محمد پارسا، فصول ستہ میں نقل فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب وہ مذہب ہے کہ عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب آسمان سے نزول فرمائیں گے تو کامل چالیس برس تک اسی مذہب کے موافق مخلوق احکام الٰہیہ جاری فرمائیں گے۔اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام ٹھہرائیں گے اور آج بھی تمام اہل ماوراء النہر، روم وہند اسی مذہب کے پیرو ہیں۔سفیان ثوری اور ابن مبارک فرماتے ہیں کہ تمام ائمہ میں سب سے بڑے فقیہہ امام ابوحنیفہ ہیں اور ہم نے ان جیسا کوئی فقیہہ نہ دیکھا۔علی بن عاصم فرماتے ہیں کہ اگر امام ابوحنیفہ کے علم کا، ان کے زمانہ کے تمام علماء کے

علم سے موازنہ کیا جائے تو البتہ آپ کا علم سب پر غالب رہے۔

امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ امام اعظم کو بیس ہزار منسوخ احادیث حفظ تھیں، تو پھر ناسخ کی کیا گنتی۔ رہا بعض عام لوگوں کا یہ گمان کہ امام شافعی کا مذہب، احادیث کے موافق، اور امام اعظم ابوحنیفہ کا مذہب، رائے و اجتہاد پر مبنی اور احادیث کے مخالف ہے یہ غلط محض، جہل صریح، توہم کاذب اور ظن فاسد ہے۔حقیقتاً آپ کا مذہب معقولات ومنقولات کا جامع ہے۔دلائل عقلیہ اور قیاسات، بعض احادیث کو بعض احادیث پر ترجیح دینے کیلئے بیان فرمائے گئے ہیں۔اس لیے کہ اصول فقہ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جو حدیث قیاس کے موافق ہوگی اسے اس (بظاہر) مخالف حدیث پر ترجیح دی جائیگی، جو مخالف قیاس ہو۔چنانچہ ظاہر ہے کہ یہ قیاس نصوص کے مقابلہ میں نہیں۔

احادیث کریمہ کو آپ کے پورے طور پر ملحوظ رکھنے کیلئے ایک اعلیٰ دلیل یہی ہے کہ آپ حدیث مشہور سے کتاب اللہ کے کسی حکم کا نسخ جائز مانتے، نیز مرسل، حدیث ضعیف اور قول صحابی کو قیاس پر ترجیح دیتے ہیں اور جب تک حدیث اگرچہ ضعیف ہو ملتی ہے، آپ قیاس نہیں فرماتے۔نیز آپ نے فرمایا کہ صحابہ کرام کے قیاس اور اُن کے اجتہاد کی تقلید بھی واجب، مگر امام شافعی یہ فرماتے ہیں کہ نحن رجال وہم رجال یعنی اجتہاد میں ہم اور وہ برابر ہیں۔

امام عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے مروی ہے وہ بسروچشم ہمیں قبول ہے۔آثار صحابہ بھی ہمارے نزدیک قابل قبول ہیں اور ہم انہیں اختیار کرتے ہیں۔البتہ جو بات تابعین کے قیاس واجتہاد سے ثابت ہے اس میں ہمیں تحقیق حق اور تفتیش حال کا اختیار ہے، اور ہم اور وہ اس مقام میں برابر کا درجہ رکھتے ہیں۔

حدیث وقیاس:

خود آپ کے اصحاب بھی یہی فرماتے ہیں کہ حدیث صحیح اگرچہ ضعیف الاسناد ہو قیاس سے اقدم واعلیٰ ہے۔رہا اجتہاد تو وہ ضرورت پر مبنی ہے بخلاف امام شافعی کے، کہ آپ